بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تاریخ کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 ر اکتوبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یو کے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عصماء کے قتل کا واقعہ جو گذشتہ خطبہ میں بیان کیا تھا اور میں نے کہا تھا ایک دوسرا واقعہ بھی ہے اسی طرح کا۔ دوسرا واقعہ بھی محض ایک من گھڑت کہانی لگتی ہے۔ یہ دوسرا واقعہ ابو عفک یہودی کا قتل ہے۔

اس کی تفصیل اس طرح سے بیان کی جاتی ہے کہ ایک روز رسول کریم نے صحابہ سے فرمایا! کون ہے جو میرے لئے اس خبیث یعنی ابو عفک (یہودی) سے نپٹ سکتا ہے یعنی کون ہے جو اس کا کام تمام کر سکتا ہے؟ یہ شخص یعنی ابو عفک بہت زیادہ بوڑھا آدمی تھا یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ اس کی عمر ایک سو بیس برس ہو چکی تھی مگر یہ لوگوں کو آپ ﷺ کے خلاف بھڑکا یا اور اپنے شعروں میں آپ ﷺ کے خلاف بد زبانی اور گستاخی کیا کرتا تھا۔ آنحضرت کے اس ارشاد پر حضرت سالم بن عمیر اٹھے (یہ اُن لوگوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بے حد رویا کرتے تھے، غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے)، غرض انہوں نے عرض کیا: مجھ پر نذر یعنی منت ہے یعنی میں یا تو ابو عفک کو قتل کر ڈالوں گا یا اس کوشش میں اپنی جان دے دوں گا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ موقع کی تلاش میں رہنے لگے، ایک روز جبکہ رات کا وقت اور شدید گرمی تھی تو ابو عفک اپنے گھر کے صحن میں سویا ہوا تھا آپ کو اس کی اطلاع ہوئی تو فوراً روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے اپنی تلوار ابو عفک کے جگر پر رکھی اور اُس پر پورا دباؤ ڈال دیا یہاں تک کہ تلوار اُس کے پیٹ میں سے پار ہو کر بستر میں بندھ گئی اور ساتھ ہی خدا کے دشمن ابو عفک نے ایک بھیانک چیخ ماری، آپ اسے اُسی حالت میں چھوڑ کر وہاں سے چلے آئے، اُس کی چیخ سن کر فوراً ہی لوگ دوڑ پڑے اور اُس کے کچھ ساتھی اُسی وقت اُسے اٹھا کر مکان کے اندر لے گئے مگر وہ خدا کا دشمن اس کاری ضرب کی تاب نہ لا کر مر گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس واقعہ کی تصریح میں ارشاد فرمایا! یہ واقعہ بھی کسی معتبر سند سے مروی نہیں، صحاح ستہ میں بھی یہ مذکور نہیں، سیرت کی بعض کتب میں اس کا تذکرہ موجود ہے جیسا کہ سیرت الحلبیہ، شرح زرقانی، طبقات الکبریٰ لابن سعد، سیرت النبویۃ لابن ہشام، البدایہ والنہایہ، کتاب المغازی الواقدی اور سبل الہدی والرشاد وغیرہ میں۔ لیکن تاریخ کی اکثر کتب میں واقعہ درج نہیں ہے، مثلاً الکامل فی التاریخ، تاریخ الطبری، تاریخ ابن خلدون وغیرہ۔

اس واقعہ کے متعلق بھی واقعہ عصماء کی طرح یہ شہادت بیان کی جاتی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی عداوت اور دشمنی میں لوگوں کو ابھارا کرتا تھا۔ جنگ بدر کے بعد یہ مزید بغض و حسد میں بڑھ گیا اور کھلم کھلا باغی ہو گیا تھا۔ قتل ابوعفک والی روایت کے اندرونی تضادات بھی اس واقعہ کو مشتبہ کر دیتے ہیں مثلاً نمبر ایک کہ قاتل میں اختلاف: ابن سعد اور واقدی کے نزدیک ابوعفک کے قاتل سالم بن عمیر تھے جبکہ بعض دیگر روایات میں سالم بن عمرو کا ذکر ہے جبکہ ابن عقبہ کے نزدیک سالم بن عبد اللہ نے اسے قتل کیا۔ دوسرے یہ کہ قتل کے سبب میں اختلاف: ابن ہشام اور واقدی کے نزدیک سالم نے خود جوش میں آکر اسے قتل کیا جبکہ بعض روایات کے مطابق رسول اللہ کے حکم پر اُسے قتل کیا گیا۔ مذہب کے اختلاف کے بارے میں ایک تیسری بات ہے۔ ابن سعد کے نزدیک ابو عفک یہودی تھا جبکہ واقدی کے نزدیک یہ یہودی نہیں تھا۔ پھر زمانہ قتل میں بھی اختلاف ہے: واقدی اور ابن سعد کے نزدیک یہ واقعہ عصماء بنت مروان کے قتل کے بعد کا واقعہ ہے جبکہ ابن اسحق اور ابن ہشام وغیرہ کے نزدیک یہ واقعہ عصماء کے قتل سے پہلے کا ہے۔ ان واضح اختلافات سے بھی ظاہر ہے کہ یہ محض بناوٹی اور جعلی قصہ ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

اگر بفرض محال ابوعفک کا قتل ہونا مان بھی لیا جائے تو اس کے دیگر جرائم سربراہ مملکت کو قتل کرنے پر اکسانا، ہجویہ شعر کہہ کر جنگ پر ابھارنا، امن عامہ کو خطرہ میں ڈالنا اور جنگ کی آگ بھڑکانا ہی سزائے موت کے لئے کافی ہیں، جن پر آجکل بھی سزائے موت دی جاتی ہے جب حکومت کے خلاف بغاوت ثابت ہو جائے، محض گالیاں دینا اس قتل کی وجہ نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح عصماء کے واقعہ کی طرح یہاں بھی ابو عفک کے قتل کے بعد یہود کا کوئی رد عمل ثابت نہیں ہے، پس ان کا خاموش رہنا اس واقعہ کے فرضی ہونے پر دلیل قاطع ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ان واقعات کا زمانہ جنگ بدر سے قبل یا معاً بعد کا بیان کیا جاتا ہے اور جملہ مؤرخین کا اتفاق ہے کہ مسلمانوں اور یہودیوں کی پہلی مخاصمت غزوہ بنو قینقاع ہے۔ اگر بدر سے پہلے بھی کوئی واقعہ ہوتا تو وہ اس کی ذیل میں ضرور ذکر کرتے اور یہود ابوعفک اور عصماء کے قتل کے واقعات کی بنا

پر بجاء طور پر مسلمانوں پر یہ اعتراض کر سکتے تھے کہ مسلمانوں نے عملی چھیڑ چھاڑ میں اُن سے پہل کی ہے مگر کسی تاریخ میں حتی کہ خود ان مورخین کی کتب میں بھی جنہوں نے یہ قصے روایت کئے ہیں قطعاًیہ ذکر نہیں آتا کہ مدینہ کے یہود نے ان واقعات کو لے کر کبھی کوئی ایسا سوال اٹھایا ہو یا ان واقعات کے متعلق واویلا کیا ہو۔ اگر کسی شخص کو یہ خیال پیدا ہو کہ شاید انہوں نے اعتراض اٹھایا ہو مگر مسلمان مورخین نے اس کا ذکر نہ کیا ہو تو یہ ایک غلط اور بے بنیاد خیال ہو گا کیونکہ کبھی کسی مسلمان محدث یا مورخ نے مخالفین کے کسی اعتراض پر پردہ نہیں ڈالا چنانچہ مثلاً جب سریہ نخلہ والے قصہ میں مشرکینِ مکہ نے مسلمانوں کے خلاف اشہر حرم کی بے حرمتی کا الزام لگایا تو مسلمان مورخین نے کمال دیانت داری سے ان کے اس اعتراض کو اپنی کتابوں میں درج کر دیا۔ پس اگر اس موقع پر بھی یہود کی طرف سے کوئی اعتراض ہوا ہوتا تو تاریخ اس کے ذکر سے خالی نہ ہوتی۔ الغرض جس جہت سے بھی دیکھا جاوے یہ قصے صحیح ثابت نہیں ہوتے اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو کسی مخفی دشمن نے کسی مسلمان کی طرف منسوب کر کے یہ قصے بیان کر دیئے ہیں اور پھر وہ مسلمانوں کی روایتوں میں دخل پا گئے ہیں اور یا کسی کمزور مسلمان نے اپنے قبیلہ کی طرف یہ جھوٹا فخر منسوب کرنے کے لئے کہ اس سے تعلق رکھنے والے آدمیوں نے بعض موذی کافروں کو قتل کیا تھا یہ روایتیں تاریخ میں داخل کر دی ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے عصماء اور ابوعفک کے قتل کے فرضی واقعات کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیین میں بیان فرمایا ہے کہ جنگ بدر کے حالات کے بعد واقدی اور بعض دوسرے مورخین نے دو ایسے واقعات درج کئے ہیں جن کا کتب حدیث اور صحیح تاریخ روایات میں نشان نہیں ملتا اور درایتاً بھی غور کیا جائے تو وہ درست ثابت نہیں ہوتے مگر چونکہ ان سے آنحضرت کے خلاف ایک ظاہری صورت اعتراض کی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے بعض عیسائی مورخین نے حسب عادت نہایت ناگوار صورت میں ان کا ذکر کیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جرح اور تنقید کے سامنے یہ واقعات درست ثابت ہی نہیں ہوتے۔

پہلی دلیل جو ان کی صحت کے متعلق شبہ پیدا کرتی ہے، یہ ہے کہ کتب احادیث میں ان واقعات کا ذکر نہیں پایا جاتا، بلکہ حدیث تو الگ رہی بعض مؤرخین نے بھی ان کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ اگر اس قسم کے واقعات واقعی ہوئے ہوتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ کتب حدیث اور بعض کتب تاریخ ان کے ذکر سے خالی ہوتیں۔ اس جگہ یہ شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ چونکہ ان واقعات سے بظاہر آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کے خلاف ایک گونہ اعتراض وارد ہوتا تھا، اس لئے محدثین اور بعض مؤرخین نے ان کا ذکر ترک کر دیا ہو گا، کیونکہ اوّل تو یہ واقعات ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جن میں وہ وقوع پذیر ہوئے قابل اعتراض نہیں

ہیں۔ دوسرے جو شخص حدیث و تاریخ کا معمولی بھی مطالعہ رکھتا ہے اس سے یہ بات مخفی نہیں ہو سکتی کہ مسلمان محدثین اور مؤرخین نے کبھی کسی روایت کے ذکر کو محض اس بنا پر ترک نہیں کیا کہ اس سے اسلام اور بانی اسلام پر بظاہر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا مسلمہ طریق تھا کہ جس بات کو بھی وہ از روئے روایت صحیح پاتے تھے اُسے نقل کرنے میں وہ اس کے مضمون کی وجہ سے قطعاً کوئی تامل نہیں کرتے تھے۔ مستشرق مسٹر مارگولیس جیسا شخص بھی جو عموماً ہر امر میں مخالفانہ پہلو لیتا ہے، ان واقعات کی وجہ سے مسلمانوں کو قابل ملامت قرار نہیں دیتا۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا! یہ سب من گھڑت باتیں ہیں جو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کی گئی ہیں، ان مؤرخین نے تو جو لکھا، بعد میں چاہئے تو یہ تھا کہ اس کا صحیح طرح سے تجزیہ کیا جاتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ ہمیں اُس نے زمانہ کے امام علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور ہر بات کو ہم دیکھ کر، پرکھ کر اور اُس کی حقیقت کو سمجھ کر پھر بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کوئی بھی الزام جو اِس طرح کا ہے جو آنحضرت کی ذات پر آتا ہو اُس کو رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان علماء کو بھی عقل دے جو ایسی باتوں کو رائج کر کے صرف اپنے مفادات حاصل کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہنے کو تو ایک طرف اسلام کی خدمت کر رہے ہیں لیکن حقیقت میں ان کے عمل ہی ہیں جنہوں نے ان میں شدت پسندی پیدا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب پرویز پروازی آف کینیڈا، مکرم شریف احمد بھٹی صاحب آف ربوہ، پروفیسر عبد القادر ڈاہری صاحب سابق امیر جماعت ضلع نوابشاہ اور پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب آف امریکہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔